اہل سنت کا نشان
ماہنامہ بقیع کراچی
MARCH 2021
سنت سلسلہ اشاعت نمبر 321
Regd. # MC-1177

تذکرہ

خلیفۂ امام اہلسنّت
شیخ سیّد عبد الحی الکتّانی ادریسی حسنی فاسی رحمۃ اللہ علیہ

(متوفی: ۱۳۸۲ھ)

از قلم

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی حفظہ اللہ

أهل السنة
لتحقيق الكتب والطباعة والنشر
ادارۂ اہلسنّت، کراچی

جمعیّت اِشاعت اہلسنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

تذکرہ

خلیفۂ امام اہلسنّت

شیخ سیّد عبد الحی الکتّانی ادریسی حسنی فاسی رحمۃ اللہ علیہ

(متوفی: ۱۳۸۲ھ)

از قلم

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی حفظہ اللہ

جمعیت اشاعتِ اہلِ سنت، پاکستان
نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی

دار اهل السنة
ادارۂ اہلسنّت کراچی

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں۔

نام رسالہ	:	تذکرۂ شیخ عبد الحی الکتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
مصنف	:	ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی حفظہ اللہ
تعداد	:	۴۲۰۰
تاریخ اشاعت	:	رجب المرجب ۱۴۴۲ھ / مارچ ۲۰۲۰ء
ناشر	:	جمعیّت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)
		نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی
		ادارۂ اہلسنّت، کراچی
		فون: 021-32439799
خوشخبری	:	یہ رسالہ www.ishaateislam.net پر موجود ہے

فہرستِ مضامین

شمار	عنوانات	صفحہ
۱	پیش لفظ	۴
۲	حضرت شیخ سیّد عبد الحی الکتانی ادریسی حسنی فاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۶
۳	اساتذۂ کرام	۷
۴	آپ کا علمی مقام و مرتبہ	۸
۵	اولادِ اَمجاد	۹
۶	ساداتِ کرام کا ادب واحترام	۱۰
۷	شیخ کتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرب شیوخ	۱۱
۸	شیخ کتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہندی شیوخ	۱۳
۹	شیخ عبد الحی کتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امامِ اہلسنّت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا باہمی تعلق	۱۵
۱۰	شیخ کتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اپنے شیخ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے محبت وعقیدت کا اظہار	۱۷
۱۱	مسئلۂ علم غیب پر شیخ کتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف سے امامِ اہلسنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دِفاع	۲۰
۱۲	ملاقات و مَراسم	۲۲
۱۳	سیاسی خدمات	۲۵
۱۴	شیخ سیّد محمد شہید کتانی	۲۵
۱۵	تبلیغی اَسفار	۲۶
۱۶	تالیفات	۲۸
۱۷	وصال	۳۰
۱۸	ماخذ و مراجع	۳۱

پیش لفظ

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

امامِ اہلسنّت امام احمد رضا حنفی متوفی ۱۳۴۰ھ کے بیشمار خلفاء تھے جو برصغیر اور حرمین شریفین اور دیگر بلاد میں پھیلے ہوئے تھے اور "الإجازة المتينه" کے مطالعے سے آپ کے خلفاء کی تعداد کا ایک سرسری اندازہ ہوتا ہے اور ان خلفاء کی صحیح تعداد متعین کرنا نہایت مشکل امر ہے۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ سب سے صحیح اور مستند خلافت ان حضرات کی ہے کہ جن کی تصریح خود امامِ اہلسنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے یا آپ کے فرزندان نے یا ان حضرات نے کی جو شب و روز آپ کی بارگاہ میں رہتے تھے۔

اور آپ کے خلفاء میں بڑے بڑے علماء بھی شامل ہیں جن میں سے بعض عُلوم و فنون میں اپنے وقت کے امام تھے اور آپ کے خلفاء کے ناموں کی فہرستیں مختلف ادوار میں لکھی گئی ہیں اور کچھ کے حالاتِ زندگی بھی قلمبند گئے اور کچھ پر اُردو زبان میں کام ہوا اور کچھ پر نہ ہو سکا جن میں ایک علم و حکمت کے عظیم امام اور محدّث تھے جن کا نام "الشیخ محمد عبد الحی الکتّانی بن سیّد عبد الکبیر الکتّانی بن سیّد محمد الکتّانی الادریسی الحسنی الفاسی (متوفی ۱۳۸۲ھ) رحمہم اللہ تعالیٰ ہیں جو مُراکش کے رہنے والے تھے اور امامِ اہلسنّت امام احمد رضا حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے ان کی ملاقات مکہ مکرمہ میں ۱۳۲۳ھ بمطابق ۱۹۰۵ء میں ان ایام میں ہوئی جب امامِ اہلسنّت حج و زیارتِ حرمین شریفین کی غرض سے مکہ مکرمہ میں قیام پذیر تھے اور اسی ملاقات میں وہ آپ سے اجازت عامہ فی العلوم والسلوک کے طلبگار ہوئے اور آپ نے حضرت شیخ عبد الحی الکتانی کو اجازت و خلافت سے نوازا۔

اور شیخ عبد الحی رحمۃ اللہ تعالیٰ اس لحاظ سے انفرادی حیثیت رکھتے ہیں کہ عرب میں امامِ اہلسنّت

نے جس عظیم محدّث کو سب سے پہلے شرفِ خلافت سے نوازا وہ آپ کی ہی ذات ہے۔

حضرت علّامہ سیّد عبد الحی الکتانی کی ذات کو اُردو خوان عوام وخواص میں خلیفۂ امام اہلسنّت کی حیثیت سے ایک مستقل رسالہ لکھ کر متعارف کروانے والے ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی حفظہ اللہ تعالیٰ ہیں جو کئی کُتب کے مصنّف، موٴلّف اور مُحقّق ہیں اور علمِ دین کی ترویج واشاعت میں ان کا بڑا حصہ ہے۔

لہٰذا ادارہ اس کو اپنے سلسلہ اشاعت نمبر ۳۲۱ پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے طفیل مصنّف اور جملہ معاونین واشاعت کاران کی سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کی دینی وعلمی خدمات میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ آمین

فقط

محمد عطاء اللہ نعیمی

خادم الحدیث الإفتاء بجامعة النور

جمعیة اشاعة اهل السنة (باکستان)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، عظیم محدّث، امام التاریخ، حافظ العصر،

حضرت شیخ سیّد عبد الحی الکتّانی ادریسی حسنی فاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

علم وحکمت کے اس عظیم امام اور محدِّث کا پورا نام الشیخ سیّد محمد عبد الحی الکتّانی بن سیّد عبد الکبیر الکتّانی بن سیّد محمد الکتّانی الاَدریسی الحسنی الفاسی رحمۃ اللہ علیہ ہے[1]۔ آپ ۱۳۰۲ ہجری میں مُرّاکش کے شہر "فاس" میں پیدا ہوئے[2]، یہیں پرورش پائی، اور پھر نسل در نسل منتقل ہونے والے علم کا صحیح سچا جانشین اور وارث بننے کے لیے، علم وادب کے زینے بھی اسی شہر میں طے کیے۔

ہونہار بِروا کے چکنے چکنے پات کے مصداق، بچپن ہی سے آپ کی شخصیت میں علم وکمال کے آثار نمایاں تھے، بعد ازاں آپ کی والدہ ماجدہ فضیلہ بنت ادریس الکتّانی (ت ۱۳۳۴ھ)[3] کی دینی تعلیم وتربیت کے نتیجہ میں، اس میں مزید نکھار آتا چلا گیا، ہوش سنبھالنے پر آپ نے تمام مروّجہ علومِ عقلیہ ونقلیہ کی تکمیل، اپنے آبائی شہر "فاس" (مُرّاکش) ہی میں کی، مزید علمِ دین سے سرشار ہونے کے لیے اپنے خاندان، اور "فاس" شہر کے نامور علمائے کرام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر زانوئے تلمّذ طے کیے، اور ان بڑے اساتذۂ کرام سے علومِ قرآن وتفسیر، صحاح ستّہ، کتبِ سنن، علمِ فقہ، علمِ تصوّف، تاریخ، علم الاَنساب، علمِ فلسفہ، علم الکلام اور علم الاَخلاق وغیرہ کی تعلیم حاصل کی[4]۔ دورانِ تعلیم علمِ حدیث اور اسماء الرجال سے آپ کو خاص شغف رہا، اور بعد میں اسی خاص

(۱) "الأعلام" للزِّركلي، الكتّاني، ٦/ ١٨٧.

(۲) "الإعلام بتصحيح كتاب الأعلام" محمد عبد الحي بن عبد الكبير الكتّاني، صـ١٣٤.

(۳) "منطق الأواني بفيض تراجم عيون أعيان آل الكتّاني" صـ٧١.

(٤) "فهرس الفهارس" مقدّمة الكتاب، ١/ ٣-٥ ملخّصاً.

شغف اور تشنگی کے باعث، آپ نے دنیا کے دور دراز مقامات کا سفر اختیار فرمایا۔

اساتذۂ کرام:

جن اساتذۂ کرام نے آپ کی تعلیم وتربیت میں اہم کردار ادا کیا، ان کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں:

(١) الشيخ الإمام عبد الكبير الكتّاني(والد ماجد)

(٢) أبو المواهب جعفر بن إدريس الكتّاني (ماموں)

(٣) أبو عبد الله محمد بن عبد الكبير الكتّاني(بھائی)

(٤) أبو عبد الله محمد بن جعفر الكتّاني(ماموں زاد بھائی)

(٥) أبو العبّاس أحمد بن محمد بن الخيّاط الزكاري

(٦) أبو عبد الله محمد بن قاسم القادري

(٧) أبو عبد الله محمد بن عبد السّلام قنون

(٨) أبو العبّاس أحمد بن الطالب بن سودة (قاضی مکناس)

(٩) أبو عبد الله محمد الفضيل بن الفاطمي الإدريسي الزرهوني

(١٠) الشيخ عبد السّلام الهواري

(١١) الشيخ خليل بن صالح التلمساني

(١٢) الشيخ أحمد بن محمد بن الطيّب الإدريسي الفيلائي[1].

---

(١) "فهرس الفهارس" مقدّمة الكتاب، ١/ ٣-٥. و"مِنَحُ المنّة في سلسلة بعض كتب السُنّة" ترجمة العلّامة عبد الحي الكتّاني، ص۹.

آپ کا علمی مقام و مرتبہ:

آپ اپنے وقت کے بہت بڑے محدّث، مُسند، فقیہ، مؤرِخ، مُصنِّف، شاعر، صوفی اور اصلاح مُعاشرہ کے داعی تھے، آپ نے اپنے "سلسلۂ کتّانیہ" کے ذریعے ہزاروں لوگوں کے قلوب واَذہان کو تطہیر بخشی، آپ کے مریدین اور عقیدتمندوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ آپ کو تفسیر وحدیث، فقہ واصولِ فقہ، تصوّف، تاریخ اور لُغت وبیان پر مکمل عبور حاصل تھا، مختلف علوم وفنون پر مشتمل آپ کی سینکڑوں تصانیف اس پر شاہد ہیں۔

علاوہ ازیں آپ کے علمی مقام ومرتبہ کا اندازہ لگانے کے لیے، اتنا کافی ہے کہ امامِ اہلِ سنّت جیسے عظیم اکابرِ امّت نے "الإجازات المتينة لعلماء بكّة والمدينة" میں آپ کو: "محدِّث المغرب الجليل، المنصب السيِّد الفاضل، العالم الكامل، مولانا السيِّد عبد الحيّ ابن السيِّد الكبير الشّريف عبد الكبير الكتّاني الفاسي ذو فضلٍ مبين"[1] جیسے اَلقاب سے نوازا ہے۔

حضرت شیخ عبد الحی الکتّانی رحمۃ اللہ علیہ کا علمی مقام ومرتبہ بہت بلند وبالا ہے، آپ جلیل القدر مالکی عالمِ دین، محدّث، اور مُسندِ وقت تھے، آپ نے مسند میں عرب وعجم کے ہزاروں علماء، اور بزرگانِ دین سے اَسانید کا تبادلہ فرمایا، جبکہ "فهرس الفهارس" اور "التراتيب الإداريّه" جیسی عالمگیر شہرت یافتہ کتب تصنیف فرما کر، علم کے نئے دَروا کیے۔ "فهرس الفهارس" تو گویا علم کا ایک ایسا سمندر ہے، جسے آپ نے کوزے میں بند کرکے، تا قیامِ قیامت تشنگانِ علم کی سیرابی کا ساماں فرمادیا ہے۔

---

(۱) "الإجازات المتينة لعلماء بكّة والمدينة" ۱/ ۹٤ من "الرسائل العربية".

اولادِ امجاد:

حضرت شیخ عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالی نے پانچ ۵ بیٹوں سے نوازا، جن کا ذکر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "فہرس الفہارس" میں بھی فرمایا ہے[۱]، آپ کے صاحبزادوں کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں:

(۱) شیخ عبد الرؤوف بن عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہما[۲]:

آپ ۱۳۲۲ھ میں پیدا ہوئے، "مدرسہ عسکریہ "مکناس سے تعلیم حاصل کی، اولاد میں آپ کی صرف ایک بیٹی ہے۔ آپ کا سنِ وفات معلوم نہیں ہو سکا، آپ کی تدفین "زاویہ کتّانیہ کبری" فاس (مُرّاکش) میں ہوئی۔

(۲) شیخ عبد الاَحد بن عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہما[۳]:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۳۲۸ھ / ۱۹۱۰ء میں شہر فاس میں ہوئی[۴]، آپ ایک مایۂ ناز عالمِ دین، فقیہ، قاضی، شاعر اور متعدد کتب کے مؤلّف تھے، آپ کا ایک شعری دیوان بھی ہے، آپ کو ۱۹۵۴ء میں ایک بغاوت کے دوران غلطی سے شہید کر دیا گیا[۵]۔

(۳) شیخ ابو بکر بن عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہما:

آپ بھی ایک بلند پایہ عالم دین، فقیہ، قاضی، ادیب،اور شاعر تھے، آپ

---

(۱) "فهرس الفهارس" حرف الهمزة، ۲/ ۱۰٦۷.

(۲) المرجع نفسه.

(۳) "إتحاف المطالع بوفيات أعلام القرن الثالث عشر والرابع" الجزء۲، صـ۵۵۱.

(٤) "منطق الأواني بفيض تراجم عيون أعيان آل الكتاني" صـ۱۰۰.

(۵) المرجع نفسه، صـ۱۰۳.

۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء میں مُرّاکش کے شہر "فاس" میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تصانیف میں شعری دیوان کے علاوہ، کتاب "النوازل" معروف ہے۔ آپ نے ۲۷ ربیع الاوّل ۱۳۹۷ھ کو رباط شہر میں وفات پائی[1]۔

(۴) شیخ عبد الرحمٰن کتّانی دام ظلّہ العالی[2]

آپ کی ولادت ۱۳۳۸ھ میں ہوئی، آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے، تادمِ تحریر بقید حیات ہیں، عرب وعجم میں آپ کے متعدد شاگرد موجود ہیں، جو آپ کی زیرِ سرپرستی، شیخ عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہ کے دینی مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

(۵) شیخ عبد الکبیر بن عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہما[3]:

آپ کی ولادت ۱۳۴۱ھ میں ہوئی، آپ کا اسم گرامی آپ کے جدِّ اَمجد کے نام پر عبد الکبیر رکھا گیا، آپ کا سنِ وفات معلوم نہیں ہوسکا۔

ساداتِ کرام کا اَدب واحترام:

حضرت شیخ کتّانی رحمۃ اللہ علیہ گوناگوں خصوصیات، اورنہایت اعلیٰ عادات و خصائل کے حامل بھی تھے، آپ ہر شخص کو انتہائی خندہ پیشانی اور تواضع کے ساتھ ملتے، اپنے وقت کے امام ہونے کے باوجود، غرور وتکبر کا شائبہ تک نہیں تھا آپ خود حسنی سیّد ہونے کے باوجود، ساداتِ کرام کا بے حد ادب واحترام فرماتے، ساداتِ کرام کے ادب واحترام سے

---

(١) "إتحاف المطالع" الجزء٢، صـ٦٣٢. و"منطق الأواني" صـ١٣٧، ١٣٨.

(٢) "فهرس الفهارس" حرف الهمزة، ٢/ ١٠٦٧.

(٣) المرجع نفسه.

متعلق ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے المؤرّخ المسند شیخ قاضی محمد المسعودی المکناسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ ایک بار شہرِ فاس (مُرّاکش) کے شرفاء (یعنی ساداتِ کرام) میں سے کسی صاحب کا انتقال ہو گیا، شیخ عبد الحی کتانی رحمۃ اللہ علیہ تعزیت وزیارت کی غرض سے وہاں تشریف لے لائے، جب گھر کے صحن میں داخل ہوئے، تو آپ نے اپنے جوتے اُتار دیے، لوگوں نے آپ کو بہت منع کیا، مگر آپ نہ مانے اور فرمایا: "بأنّ بيوت السادة الشرفاء لا يدخلها إلّا حافي القدمين"[1] "ساداتِ کرام کے گھروں میں داخل ہونے کی یہی صورت ہے، کہ ننگے پیر داخل ہوا جائے"۔

شیخ کتّانی رحمۃ اللہ علیہ کے عرب شیوخ

حضرت شیخ عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہ کو جن بزرگوں اور علماء سے اجازت وخلافت کا شرف حاصل ہے، اُن کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ آپ نے اپنی مشہورِ زمانہ کتاب "فهرس الفهارس" میں پانچ سو سے زائد نام تو، باقاعدہ حروفِ تہجی کے اعتبار سے تحریر فرمائے ہیں[2]، چونکہ سب کا فرداً فرداً نام، اور اُن کے احوال ذکر کرنا، اس مختصر سی تحریر میں ممکن نہیں، لہذا آپ کے چند عرب شُیوخ کے نام حسبِ ذیل ذکر کیے جاتے ہیں:

(١) مفتي الشافعيّة بالمدينة المنوّرة، أحمد بن إسماعيل البرزنجي

(٢) أحمد بن البشير التلمساني

(٣) أحمد بن حسن العطّاس

---

(١) https://al-maktaba.org/book/31616/14850

(٢) "فهرس الفهارس" ١/ ٥٨.

(٤) أحمد الرفاعي المصري

(٥) عبد الله بن درويش السكري الدمشقي الحنفي، بقية المسندين

(٦) أحمد بن محمد بن الخيّاط الزكاري الفاسي

(٧) أحمد بن محمد الحضراوي المكّي الشّافعي

(٨) أحمد بن محمد بناني

(٩) أحمد بن علي التناني

(١٠) أحمد بن صالح السُويدي البغدادي

(١١) أحمد بن محمد بن المهدي

(١٢) أحمد بن محمد ماضور السّلماني

(١٣) أحمد بن عبد السّلام الصفصافي

(١٤) أبو الخير بن أحمد بن عابدين

(١٥) إدريس بن عبد الهادي بن عبد الله

(١٦) إبراهيم بن سليمان الجكني المكّي

(١٧) إبراهيم بن إبراهيم الظواهري الطندتائي

(١٨) جعفر بن إدريس الكتّاني الحَسَني

(١٩) الحبيب بن محمد بن عمر الدبّاغ

(٢٠) أبو الهدى بن محمد حَسن الرّفاعي

(٢١) يوسف بن إسماعيل النَّبهاني بُوصيري العصر

(٢٢) محمد بن عبد الكبير الكتّاني

(٢٣) محمد بن جعفر الكتّاني

(٢٤) الشيخ عبد الكبير بن محمد الكتّاني

(٢٥) أبو جيدة بن عبد الكريم الفاسي

(٢٦) عبد الفتّاح الزَّعبي الطرابلُسي الشّامي

(٢٧) عبد الله القدومي النابلُسي، شيخ الحنابلة بالحجاز

(٢٨) عبد الله بن إدريس بن محمد بن أحمد السنوسي

(٢٩) عبد الله بن الهاشمي بن خضراء السلوي، قاضي فاس

(٣٠) عمر بن الشيخ المالكي، شيخ الجماعة بالديار التونسيّة

(٣١) سليم البشري المصري، شيخ المالكيّة بجامعة الأزهر

(٣٢) شيخ الإسلام محمد سعيد بابصيل، شيخ الشّافعية بمكة المكرّمة

(٣٣) فالح بن محمد الظاهري المهنوي المدني المالكي الأثري محدِّث المدينة

(٣٤) الفضيل بن الفاطمي الإدريسي الشبيهي الزرهوني، شارح البخاري

(٣٥) محمد أبو الفضل الجيزاوي المالكي المصري

(٣٦) أبو النصر الخطيب الدِمشقي الشّافعي[1].

شیخ کتّانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہندی شُیوخ

حضرت شیخ عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہ کو علمائے پاک وہند سے بڑا قلبی لگاؤ تھا، جہاں اس سرزمین کے ہزاروں تشنگانِ علم، آپ کے فیض سے مستفید ہوتے رہے، وہیں آپ نے بھی یہاں کے متعدد علماء، فقہاء اور صوفیائے کرام سے استفادہ فرمایا، یہی وجہ ہے کہ آپ کے

---

(١) انظر: "فهرس الفهارس" ١/ ٥٨-٦٧، ملتقطاً.

ہندی شُیوخ کی فہرست بھی بہت طویل ہے۔ ہمیں جن شُیوخ سے متعلق آگاہی ہو سکی، اُن کے نام حسبِ ذیل ہیں:

(١) مجدِّد العصر ومسند الزمان، الإمام أحمد رضا خانْ الهندي[1]

(٢) أبو الخير أحمد بن عثمان العطّار المكّي الهندي

(٣) أبو بكر بن عبد الرّحمن العَيدروس الباعلوي الهندي

(٤) الشيخ بشير الإله آبادي الهندي

(٥) حبيب الرّحمن الهندي المدني الحنفي

(٦) حبيب الله بن صبغة الله الشطاري الهندي

(٧) حسن الزمان بن قاسم علي الدكني الهندي

(٨) حسين بن محمد محسن الأنصاري اليماني الهندي

(٩) خضر بن عثمان الرضوي الهندي

(١٠) عبد الباقي بن علي اللكنوي الهندي

(١١) المفسّر المحدّث الشيخ عبد الحقّ الإله آبادي

(١٢) شرف الدّين بن محمد مرتضى المَشهدي الهندي

(١٣) فخر الدين بن حسن جمال الدّين الدهلوي الهندي

(١٤) لمعان الحقّ الهندي الحنفي

(١٥) محمد سعيد زمان السِّندي النقشبندي، دفين مكّة المكرمة

(١٦) عبد المجيد، المعروف بالمعصوم بن عبد الرشيد بن أحمد سعيد بن

---

(١) "مِنَحُ المنّة" ترجمة العلّامة عبد الحي الكتّاني، صـ٢٢.

أبي سعيد الدهلوي

(۱۷) محمد علي أكرم الأروي الهندي الحنفي

(۱۸) محمد محيي الدّين الجعفري الهندي

(۱۹) نور الحسنَين بن محمد الأنصاري الحيدر آبادي الهندي

(۲۰) الشيخ الصوفي هداية الله بن عبد الله الفارسي الهندي[۱].

شیخ عبد الحی کتّانی اور امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہما کا باہمی تعلق

حضرت شیخ عبد الحی الکتّانی رحمۃ اللہ علیہ کو یوں تو پانچ سو سے زائد مشائخ سے اکتسابِ فیض، اور اجازت وخلافت کا شرف حاصل ہے، لیکن ان میں سب سے اہم شخصیت سیّدی اعلیٰ حضرت، مجدّدِ دین وملّت، امامِ اہلِ سنّت، الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ء میں جب سفر حج اور زیارتِ حرمین شریفین کی غرض سے، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ مکّہ مکرمہ میں موجود تھے، اس دوران ایک روز حضرت شیخ عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ حسین جمال بن عبد الرحیم کی رفاقت میں، سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں، شرفِ ملاقات کے لیے تشریف لائے، اور اجازتِ عامّہ فی العلوم والسلوک کے طلبگار ہوئے، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ نے کمال شفقت کا مظاہرہ فرماتے ہوئے، حضرت شیخ عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہ کو اجازت وخلافت سے نوازا[۲]۔

---

(۱) انظر: "فهرس الفهارس" ۱/ ۵۸-۶۷.

(۲) "الإجازات المتينة لعلماء بكّة والمدينة" صـ۹۵،۹۶. و"فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں" ص۵۷۔

حضرت شیخ عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہ اس اعتبار سے بھی انفرادی حیثیت کے حامل ہیں کہ دنیائے عرب میں سیّدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جس عظیم محدّث کو سب سے پہلے شرفِ خلافت سے نوازا، وہ آپ ہی کی ذاتِ مبارکہ ہے[1]۔

محقّقِ اہلِ سنّت، جناب خلیل احمد رانا صاحب دام ظلّہ العالی، سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے، محدّثِ جلیل شیخ سیّد عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے اجازت وخلافت کا حال بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: کہ "۱۳۲۳ھ میں مجدّد العصر امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ حج وزیارت کے لیے حرمین شریفین حاضر ہوئے تومکّۂ مکرمہ میں مُرّاکش کے عارفِ کامل، محدّث، مؤرِّخ، علّامہ سیّد عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفّی ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء) نے، فاضل بریلوی سے مختلف علوم میں اجازت وخلافت حاصل کی،فاضل بریلوی کی عربی تصنیف "الإجازات المتينة لعلماء بكّة والمدينة"[2] اور علّامہ کتّانی کی دو۲ تصنیفیں: "فهرس الفهارس والأثبات"[3] اور "منح المنّة في سلسلة بعض كتب السنّة" میں اس کا ذکر کیا گیا ہے"[4]۔

علاوہ ازیں آج امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے، صرف ایک شخصیت ایسی ہے جو بحمد اللہ اب تک بقیدِ حیات ہے، اور وہ ہیں حضرت شیخ عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہ

---

(۱) "الإجازات المتينة لعلماء بكّة والمدينة" صـ۹۵، ۹٦. و"فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں" ص۷۵۔

(۲) "الإجازات المتينة لعلماء بكة والمدينة" صـ۹٤، ۹٥.

(۳) انظر: "فهرس الفهارس" حرف الألف، ۱/ ۸۹.

(۴) "امام احمد رضا علمائے شام کی نظر میں" ص۳۷۔

کے صاحبزادے، حضرت شیخ عبد الرحمن کتّانی، جبکہ امامِ اہلِ سنّت کے دیگر تمام خلفاء وفات پاچکے ہیں، اور میری ناقص معلومات کے مطابق، شیخ عبد الرحمن کتّانی حفظہ اللہ تعالیٰ نے بطورِ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، پاکستان میں جن علمائے اہلِ سنّت کو زبانی یا تحریری طور پر اجازات سے نوازا، اُن میں استاذ مَن، استاذ العلماء حضرت علّامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ، محقّقِ اہلِ سنّت پیر زادہ عابد حسین شاہ صاحب (عُرف عبد الحق انصاری و محمد بہاء الدین شاہ صاحب، چکوال، پنجاب)، ڈاکٹر مفتی حق نبی سکندری صاحب (سندھ)، ڈاکٹر محمد منوّر عتیق نعیمی نقشبندی قادری رضوی (مقیم برطانیہ)، اور راقم الحروف محمد اسلم رضا میمن تحسینی کے نام بھی ہیں[۱]۔

شیخ کتانی رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے شیخ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے محبت وعقیدت کا اظہار

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سیّد عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہ کی صرف ایک ملاقات ہوئی، امام اہل سنّت رحمۃ اللہ علیہ نے اسی ملاقات میں شیخ کتانی رحمۃ اللہ علیہ کو اجازت وخلافت سے نوازا۔ شیخ کتّانی رحمۃ اللہ علیہ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی اس ملاقات کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کہ "صوفی عالمِ دین اور مُصنِّف کتب کثیرہ شیخ احمد رضا خان بریلوی حنفی، جو (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے باعث) خود کو "عبد المصطفی" کہتے ہیں، اُن سے "مکۂ مکرمہ" میں ملاقات ہوئی، مصافحہ ومعانقہ کے ساتھ ساتھ "حدیث مسلسل بالاوّلیہ"[۲] سننے کا شرف بھی حاصل

---

(۱) بحوالہ عکس اجازتِ عامّہ، از شیخ عبد الرحمن الکتّانی دام ظلّہ العالی۔

(۲) «الرّاحمون يرحمهم الرّحمنُ تبارك وتعالى، ارحموا مَن في الأرض، يرحمكم مَن في السّماء» أخرجه الترمذي في "الجامع" أبواب البرّ والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في

ہوا، اس کے علاوہ انہوں نے اپنی کچھ کتب بھی بطور تحفہ مجھے عنایت فرمائیں"[1]۔

اس ملاقات میں شیخ کتّانی رحمۃ اللہ علیہ، سیّدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی علمی وجاہت اور روحانی شخصیت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ زندگی بھر ان کا ذکر محبت وعقیدت سے کرتے رہے، اس ادب واحترام کی جھلک آپ کی اُن تحریروں میں بھی نظر آتی ہے، جن میں شیخ کتّانی رحمۃ اللہ علیہ نے سیّدی اعلیٰ حضرت کا اسم گرامی اور ذکر خیر انتہائی عقیدت واحترام اور القاب کے ساتھ کیا ہے، جیسا کہ اپنی کتاب "الأجوِبة النبعة عن الأسئِلة الأربعة"[2] میں امام اہل سنّت رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ "صاحب التآليف العديدة، العلّامة الكبير الشهاب، أحمد رضا علي خانْ البرَيلوي الهندي"[3].

اسی طرح "فهرس الفهارس" میں "حدیث مسلسل بالاوّلیہ" کا ذکر کرتے ہوئے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ان القاب سے یاد فرمایا: "وحدّثنا به الفقيهُ المُسنَد الصُّوفي الشِّهاب أحمد رضا عليّ خانْ البَرَيْلوي الهندي، وهو أوّلُ حديثٍ سمعتُه منه بمكّة، عن الشّيخ آل الرّسول، الأحمدي الهندي، وهو أوّل..."[4].

رحمة النّاس، ر: ١٩٢٤، صـ٤٤٨، بطريق سفيان عن عمرو بن دينار، عن أبي قابوس، عن عبد الله بن عمرو. [قال أبو عيسى]: "هذا حديث حسن صحيح".

(١) "نور الحدائق في إجازة الشيخ محمد الصادق" صـ٨٠، ٨١.

(٢) "الأجوبة النبعة عن الأسئلة الأربعة" صـ ٧٠-٧٢ من المخطوط.

(٣) انظر: "نيل الأماني بفهرسة مسند العصر عبد الرحمن بن عبد الحي الكتاني" فصل في تسمية جملة ممن استجازهم السيّد عبد الحي لأولاده وعقبه، صـ٦٦.

(٤) "فهرس الفهارس" ١/ ٨٦.

علاوہ ازیں شیخ کتّانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "أداء الحق الفرض، في الذين يقطعون ما أمر الله به أن يوصل و يفسدون في الأرض" میں بھی اپنے مختلف "شُیوخِ تصوّف" کا ذکر فرمایا، جس میں آپ نے سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر مگر مستقل تعارُف تحریر فرما کر، اپنے شیخ سے اپنی عقیدت و محبت کا خاص طور پر اظہار فرمایا ہے، یہ کتاب ابھی زیورِ طباعت سے آراستہ نہیں ہوئی، البتہ اس تعارُف کو کتاب کے قلمی نسخہ سے نکال کر "محترم جناب محمد عمر فاروق صاحب" نے "دار الإمام يوسف النبهاني" سے "ترجمة إمام أهل السنّة أحمد رضا خانْ البريلوي" کے نام سے علیحدہ طور پر کتابی صورت میں شائع کیا ہے۔

شیخ عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہ اس تعارف کی ابتدائی سطور میں تحریر فرماتے ہیں: کہ "قلم کی رَوانی اور کثرتِ تصانیف میں برق (بجلی) جیسی تیزی کے حامل، بہت بڑے عالم اور دین کے چمکتے ستارے، مولانا احمد رضا خان بریلوی برکاتی ہندی رحمۃ اللہ علیہ سے میری ملاقات، حج کے دَوران مکۂ مکرمہ میں ہوئی، آپ بہت مشہور اور مُصنِّف کتب کثیرہ ہیں، آپ کی تصانیف کی تعداد (١٣٢٣ھ تک) دو سو ٢٠٠ سے زائد ہو چکی ہے، جس میں سات جلدوں (موجودہ ٣٠ جلدوں) پر مشتمل "فتاوی رضویہ"، "اِقامۃ القیامۃ"، اِذاقۃ الاَثام"، "سلطنتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم" اور "التلطّف بجواب مسائل التصوف" خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ اَطہار رضی اللہ عنہم سے بہت محبت رکھتے ہیں، اور اسی محبت کے باعث خود کو "عبد المصطفی" کے لقب سے ملقّب کرتے ہیں"[1]۔

---

(١) "ترجمة إمام أهل السنّة أحمد رضا خان البريلوي" صـ١٠ ملخصاً.

اسی طرح شیخ کتّانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف "اليواقيت الثمينة في الأحاديث القاضية" میں امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ کی تحریری خدمات کا ذکر کرتے ہوئے مزید یہ بھی لکھا کہ "شیخ احمد رضا خان بریلوی حنفی ہندی کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے اس صدی میں کثیر تعداد میں کتب تصنیف کیں"(۱)۔ علاوہ ازیں شیخ کتّانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "فهرس الفهارس"(۲) اور "المباحث الحِسان المرفوعة إلى قاضي تلمسان"(۳) میں بھی بطور شیخِ تصوّف سیّدی اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا ذکرِ خیر فرمایا۔

مسئلۂ علم غیب پر شیخ کتّانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ کا دِفاع

سیّد عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے محدِّث اور ناموَر عالمِ دِین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک سیّاح بھی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دنیا بھر کی سیاحت فرمائی، دورانِ سیاحت آپ کے ساتھ طرح طرح کے واقعات بھی پیش آتے رہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان واقعات، مُشاہَدات اور یاداشتوں میں سے بعض کو اپنی کتاب "الإفادات والإنشادات" میں بھی ذکر فرمایا۔ انہی یاداشتوں میں سے ایک واقعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سفرِ حج سے متعلق ہے، جسے تحریر کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "اس سال (۱۳۲۳ھ میں) حج پر ایک بہت بڑے عالمِ دین علّامہ شیخ احمد رضا خان ہندی تشریف لائے ہوئے ہیں، وہ اپنے (مؤقِف پر) دلائلِ قاہرہ

---

(۱) انظر: "اليواقيت الثمينة في الأحاديث القاضية" صـ۲۷.

(۲) انظر: "فهرس الفهارس" حرف الألف إلى حرف الياء، ۱/ ۵۸.

(۳) انظر: "المباحث الحسان المرفوعة إلى قاضي تلمسان" صـ۲۵۲.

باہرہ، فنِ مناظرہ اور مسئلۂ علم غیب کے حوالے سے یہاں کافی شہرت رکھتے ہیں اور ان موضوعات پر ان کی متعدد تالیف و تصانیف بھی ہیں۔ (انہی ایّام میں) میرا مکۂ مکرمہ کی ایک بہت بڑی تقریب میں جانا ہوا، جہاں پر "مسئلۂ علم غیب" سے متعلق حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے مؤقِف کے حامی و مخالفین دونوں موجود تھے، (البتہ امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ بنفس نفیس اس مقام پر موجود نہیں تھے) دورانِ گفتگو وہاں اس مسئلہ پر بحث شروع ہوگئی، مخالفین نے اپنے مؤقِف کے حق میں ایک حدیث پیش، تو میں نے اس کا مفصّل جواب دیا، اور اس کی مکمل سند بھی بیان کی[1]۔

"مسئلۂ علم غیب" سے متعلق اس واقعہ کا پسِ منظر یہ ہے کہ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۲۳ھ میں دوسری بار جب حج بیت اللہ کے لیے مکۂ مکرمہ میں حاضر ہوئے، تو اس وقت بعض ہندوستانی بدمذہبوں نے شریفِ مکہ کے توسُّط سے "مسئلۂ علم غیب" سے متعلق پانچ ۵ سوالات پر مشتمل ایک استفتاء پیش کیا۔ ان دنوں آپ رحمۃ اللہ علیہ مکۂ مکرمہ سے مدینہ طیّبہ کی طرف مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے لیے روانہ ہونے والے تھے، اور ساتھ ہی ساتھ آپ کی طبیعت بھی ناساز تھی، لہذا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شریفِ مکّہ سے معذرت چاہی، بدمذہب بھی یہی چاہتے تھے کہ مدینہ منوّرہ میں فوری حاضری اور بیماری کے سبب امام اہلِ سنّت جواب لکھنے سے معذرت کرلیں؛ تاکہ انہیں حرمین شریفین اور شریفِ مکّہ کے سامنے رُسوا کیا جاسکے! لیکن شریفِ مکہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی معذرت قبول نہ کی، اور بصد اِصرار

---

(۱) انظر: "الإفادات والإنشادات" للكتّاني، برقم: ۳۱۰، إفادة في حديث الحوض، صـ۴۴۷، ۴۴۸.

استفتاء کا مفصّل جواب لکھنے کے لیے دو دن کا وقت عنایت فرمایا، اور عجلت میں مختصر جواب لکھنے سے منع فرمایا، سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے حصولِ شفاء کی غرض سے زمزم شریف منگواکر نوش فرمایا اور جواب لکھنا شروع کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس استفتاء کا جواب لکھتے ہوئے سات گھنٹے کے قلیل وقت میں، قرآن وسنّت کے دلائل سے مزیّن سینکڑوں صفحات پر مشتمل ایک ضخیم کتاب "الدولة المكية بالمادّة الغَيبيّة" فصیح عربی زبان میں تحریر فرماکر، علمائے عرب وعجم کو حیران وششدر کر دیا۔ شریفِ مکّہ نے دنیا بھر سے آئے ہوئے علماء کی موجودگی میں، اس کتاب کو لفظ بہ لفظ سماعت فرماکر، خوب داد وتحسین سے نوازا۔ خلیل احمد انبیٹھوی سہارنپوری سمیت تمام ناقدین کو شریفِ مکہ کا سامنا کرنے کی ہمّت نہ ہوئی، شریفِ مکہ کی گرفت کے ڈر سے راتوں رات مکۂ مکرمہ سے فرار ہوگیا اور ذلّت ورُسوائی ان کا مقدّر ٹھہری۔ مکۂ مکرمہ میں اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو غیر معمولی مقبولیت عطا فرمائی، علماء ومشائخ تو کجا، عام لوگوں کی زبان پر بھی اس کا چرچا تھا(۱)۔

ملاقات ومَراسم

حضرت شیخ کتّانی رحمۃ اللہ علیہ نے علم کی جستجو میں دنیا بھر کی سیّاحت کی، مشرق ومغرب کے اَسفار کیے اور اس دوران ہزاروں علماء، فقہاء، محدثینِ عظام، اور اولیائے کرام کے ساتھ اِفادہ واستفادہ کا سلسلہ جاری رکھا، ان سے علمی مُباحثے کیے اور تبادلۂ اسانید بھی فرمایا جبکہ ان میں سے بعض حضرات کے ساتھ خط وکتابت اور ملاقات ومَراسم کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ اُن سب کی تفصیل جمع کرنا، فی الحال اس مختصر سی تحریر میں ممکن نہیں، البتہ پاک وہند کے تناظر

---

(۱) دیکھیے: "الدولة المكية بالمادة الغيبيه" "الدولۃ المکیہ کی کہانی قطب مدینہ کی زبانی، صـ۳۳تا۳۵۔

میں، ذیل میں دیے چند نام بطورِ خاص قابلِ ذکر ہیں:

(۱) ابو الخیر احمد بن عثمان عطّار المکی، انڈیا

یہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ [1] کے مرید تھے، شیخ عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہ کا، شیخ ابو الخیر احمد بن عثمان عطّار مکّی ہندی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑا گہرا تعلق تھا، انہوں نے "فهرس الفهارس" میں آپ کے لیے چودہ ۱۴ بار "صاحبنا الشيخ" [2] کے الفاظ استعمال فرمائے، صرف یہی نہیں، بلکہ آپ کا شمار اپنے مشائخ [3] میں بھی فرمایا (کما مرّ).

(۲) شیخ ابو السعد سالم فاروقی مجدّدی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(۳) شیخ ابو الحسن زید فاروقی مجدّدی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ اور آپ کے چھوٹے بھائی شیخ ابو السعد سالم فاروقی مجدّدی دہلوی بھی، شیخ عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی ہندی رفقاء میں سے تھے۔ حضرت شیخ مجدّد الفِ ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد اور کتّانی خاندان کے مابین، برسوں سے ایک روحانی تعلق قائم تھا، لہذا آپ دونوں بھائیوں کو شیخ کتّانی رحمۃ اللہ علیہ سے رفاقت کے ساتھ ساتھ اجازتِ عامّہ کا شرف بھی حاصل ہے۔ حضرت شیخ ابو الحسن زید فاروقی مجدّدی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "مقاماتِ خیر" میں اجازتِ عامّہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: کہ "یہ عاجز (حصولِ علم کی غرض سے) مصر میں تھا، کہ اسے معلوم ہوا کہ محدّثِ مغرب سیّد محمد عبد الحی کتّانی مغربی فاسی، حجازِ مقدّس کو

---

(۱) "فهرس الفهارس" ۲/ ۸۷۵.

(۲) "فهرس الفهارس" ۱/ ۱۰۱، ۱٤۷، ۱٦۲، ۱۷۱، ۲۰٤، ۲۰۵، ۳۷۰، ۵۱۷، ۵۲۰، ۵۳۳، و۲/ ۷۵۳، ۸۸۹، ۹۵۱، ۱۰۵٦.

(۳) "فهرس الفهارس" ۱/ ۱۱.

جاتے ہوئے، چند روز کے واسطے مصر میں ٹھہرے ہیں، چونکہ اُن کے پاس حدیث شریف کی نہایت اعلیٰ اَسناد تھیں، عاجز نے اُن کو ایک پرچہ لکھا، کہ یہ عاجز اور اس کے برادر خورد، شیخ سالم آپ سے حدیثِ مسلسل بالاَوّلیّہ سننا، اور اجازتِ عامّہ حاصل کرنا چاہتے ہیں! عاجز نے اپنا نام اس طرح لکھا: "ابو الحسن زید بن ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بن احمد سعید بن ابی سعید المجدّدی الفاروقی"، اور یہ پرچہ ایک شخص کے ہاتھ اِرسال کیا، آپ نے وقت دیا، اور یہ عاجز مع برادر خورد پہنچا، آپ دیکھ کر کھڑے ہوئے اور فوراً بیٹھ کر حدیثِ مسلسل مع سند کے ساتھ روایت کی۔ آپ نے وہ سند بیان کی، جو آپ کو اپنے والد (شیخ عبد الکبیر الکتّانی رحمۃ اللہ علیہ) سے، اور اُن کو حضرت شاہ عبد الغنی مجدّدی سے پہنچی تھی، اور پھر علمائے ازہر سے، جو آپ سے ملنے گئے ہوئے تھے، خطاب کر کے فرمایا: ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا﴾[1] "تم کو اللہ حکم دیتا ہے، کہ امانتیں اُن کے اصحاب کے سپرد کرو!"، آپ سب گواہ رہیں، کہ میں آج امانت اُس کے اصحاب کو دے رہا ہوں، میرے والد نے ان کے دادا کے چچا سے اجازت حاصل کی تھی، اور میں اُن کے بھائی کی اولاد کو اجازت دے رہا ہوں، یہ کہہ کر انہوں نے اجازت نامہ عاجز کو دیا، یہ واقعہ ۱۴ ذی قعدہ ۱۳۵۱ھ کا ہے"[2]۔

(۴) پروفیسر محمد الیاس برنی (مصنِّف "قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ")

آپ بھی اُن خوش بخت ہستیوں میں سے ہیں، جنہیں حضرت شیخ عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کا شرف حاصل رہا ہے[3]۔

---

(۱) پ ۵، النساء: ۵۸.

(۲) "مقاماتِ خیر" ص ۷۰۷۔

(۳) "درود وسلام کی چند عربی کتب" ص ٦٦۔

سیاسی خدمات

حضرت شیخ کتانی رحمۃ اللہ علیہ ہمہ جہت شخصیت اور خصوصیات کے حامل تھے، آپ خدمتِ دین کے ساتھ ساتھ سیاسی سرگرمیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا کرتے، آپ کا تعلق چونکہ خالصۃً ایک علمی خانوادے سے تھالہٰذا آپ کے عزیز واقارب اور مُعاصرین کی ایک بہت بڑی تعداد، آپ کی سیاسی مصروفیات کو انتہائی ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی تھی، لیکن اس کے باوجود آپ بلا خوف وخطر حکمرانوں کے سامنے، اِعلائے کلمۃ الحق فرماتے رہے۔ آپ کی اسی عادتِ جمیلہ کے سبب، حکمرانِ وقت بھی آپ سے نالاں رہا کرتے، اور اس کا خمیازہ ۱۳۲۷ھ /۱۹۰۹ء میں "دار المخزن"[۱] کی جیل میں قید وبند کی صورت میں بھگتنا پڑا، صرف یہی نہیں بلکہ میدانِ سیاست کے اس پُرخار راستے میں، اپنے بھائی ابو الفیض محمد کتّانی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کا صدمہ بھی برداشت کیا[۲]۔

شیخ سیّد محمد شہید کتّانی

آپ کے بھائی حضرت شیخ سیّد محمد شہید کتّانی[۳] "سلسلۂ کتّانیہ احمدیّہ" کے بانی، اور بہت ہی بلند پایہ عالمِ دین تھے۔ آپ حکومتی جبر وستم کے نتیجہ میں، عین جوانی کے عالم میں شہید ہوئے، نہایت کم عمری کے باوجود، آپ نے سینکڑوں کتب تالیف فرمائیں، جن میں سے (۱) اللمحات القُدسية في متعلّقات الرُّوح بالكلّية، (۲) المواقِف الإلهيّة في التصوّرات المحمديّة(۳) حياة الأنبياء (٤) قصائد الكتّاني اور (٥)

---

(۱) "الأعلام" الكتّاني، ٦/ ۱۸۸.

(۲) "الأعلام" الكتّاني، ٦/ ۲۱٤.

(۳) "الأعلام" الكتّاني، ٦/ ۲۱٤.

الکمال المتلائي والاستدلالات العوالي وغیرہ، بطورِ خاص قابلِ ذکر ہیں[۱]۔

بعد ازاں ۱۹۱۲ء میں جب مغرب پر فرانسیسی تسلّط ہوا، اور سلطان محمد الخامس کو تاج وتخت سے محروم کر دیا گیا، تو شیخ عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرانسیسی حمایت یافتہ "ابن العرفہ"[۲] کی بیعت کرلی۔ اس کے بعد ۱۹۵۵ء میں جب مُرّاکش کو فرانس سے آزادی ملی، تو اس وقت آپ فرانس میں مقیم تھے اور ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء تک وہیں مقیم رہے، حتّی کہ وہیں داعئ اجل کو لبّیک کہا[۳]۔

تبلیغی اَسفار

آپ نے دنیا بھر کے مختلف ممالک کے تبلیغی دورے فرمائے، کثرتِ سفر کے باعث آپ بطور "سیّاح ورَحّال" بھی مشہور تھے۔ آپ جہاں بھی تشریف لے جاتے، وہاں کے علماء، فقہاء، صوفیاء اور محدثین کرام کے ساتھ، اِفادہ واستفادہ کا سلسلہ جاری رکھتے، وہ آپ کے علم وفضل کا اعتراف کرتے، اور علم کے حریص ہونے کے سبب، آپ بھی اُن حضرت سے فیضیاب ہونے کے لیے ہر دم کوشاں رہتے۔ ہر شہر میں نادر ونایاب کتب کی تلاش کا سلسلہ جاری رکھتے، اور اُنہیں اپنی لائبریری کی زینت بناتے[۴]۔

مولانا علی محمد دندل شامی (محقق "التراتیب الاِداریہ") شیخ کتّانی رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر

---

(۱) انظر: "إتحاف المطالع بوفيات أعلام القرن الثالث عشر والرابع" ۱/ ۳۸۱. وآزاد دائرۃ المعارف وکی پیڈیا۔

(۲) "الأعلام" الكتّاني، ٦/ ١٨٨.

(٣) انظر: "الأعلام" الكتّاني، ٦/ ١٨٨.

(٤) انظر: "الأعلام" الكتّاني، ٦/ ١٨٨.

سوانحِ حیات میں، آپ کے اس شوق وجذبہ کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کہ "علّامہ کتّانی رحمۃ اللہ علیہ نادر مخطوطات، اور مفید کتب کی تلاش وجستجو میں رہتے تھے، جب بھی اسلامی ممالک کی سیاحت سے واپس آتے، نادر کتب اور مخطوطات کی مُعتَدٌ بہ تعداد ہمراہ لاتے تھے، اس طرح آپ بہت سی شاندار اور نفیس کتب کے مالک بن گئے، اور آپ کا کتب خانہ [۱]، دُنیا کا بے مثال کتب خانہ بن گیا، ہر سفر آپ کے علم میں اضافہ کرتا رہا، اور آپ پر عطائے الٰہی کے نورانی آثار چھوڑتا رہا" [۲]۔

آپ نے اپنا کتب خانہ اپنی زندگی ہی میں مفادِ عامّہ کے پیشِ نظر وقف کر دیا تھا، بعد ازاں فرانسیسی تسلّط سے مُرّاکش کی آزادی کے بعد، آپ کی اَملاک ضبط کرلی گئیں، اور یہ عظیم کتب خانہ، "رُباط" کی پبلک لائبریری میں شامل کر دیا گیا [۳]۔

علاوہ ازیں آپ نے دوبار حجِ بیت اللہ کی سعادت حاصل کی، اس کے علاوہ مشرق ومغرب کے بیشتر ممالک کے تبلیغی سفر بھی کیے، جن جن ممالک اور مقامات کا آپ نے سفر اختیار فرمایا، ان میں حجازِ مقدّس، مصر، شام شریف، لبنان، دِمشق، دمیاط، سندھ (پاکستان)، فلسطین، یمن، تونس، فرانس، الجزائر، ترکی، عراق، ہندوستان، براعظم افریقہ اور مختلف یورپی ممالک، خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں [۴]۔

---

(۱) "الأعلام" الكتّاني، ٦/ ١٨٨.

(۲) "نظامِ حکومتِ نبویہ ترجمہ التراتیب الِاداریۃ" مؤلفِ کتاب علّامہ عبد الحی کتّانی کے سوانحِ حیات، ص۲۷۔

(۳) "جريدة المساء" ١٢ أغسطس ٢٠١٦م، بمصر.

(٤) "فهرس الفهارس" ١/ ٥٩. و"نظامِ حکومتِ نبویہ ترجمہ التراتیب الِاداریۃ" مؤلفِ کتاب علّامہ عبد الحی کتّانی کے سوانحِ حیات، ص۲۷۔

تالیفات

حضرت شیخ عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شبانہ روز دینی وسیاسی سرگرمیوں، اور مصروفیات کے باوجود، سینکڑوں کتب تصنیف فرمائیں۔ آپ عوام الناس میں جب بھی کوئی غلط رسم ورَواج یا غلط عقائد پنپتے دیکھتے فوراً اس کے خلاف جہاد بالقلم کا عَلَم بلند کرتے ہوئے، اُس کی سرکوبی فرماتے اور اُمّتِ مسلمہ کے دین وایمان کی حفاظت کا فریضہ انجام دیتے تھے۔ آپ نے بہت سے عنوانات پر قلم اٹھایا، علم کے دریا بہائے، آپ کی سینکڑوں تصانیف [1] میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

(١) فهرس الفهارس

(٢) تاريخ جامع القَرويين

(٣) التراتيب الإداريّة

(٤) منية السّائل اختصار الشّمائل (طُبع بـ"فاس")

(٥) مفاكهة ذي النبل والإجادة حضرة مدير السّعادة

(٦) ما علَق بالبال أيّام الاعتقال

(٧) إنارة الأغوار والأنجاد بدليل معتقد ولادة النّبي ﷺ من السبيل المعتاد

(٨) وسيلة الملهوف إلى جدّه الرّحيم العطوف (طبع بـ"فاس")

(٩) النور السّاري على صحيح البخاري

(١٠) الطوالع الفخريّة في السّلاسل القادريّة

(١١) المباحث الحِسان المرفوعة إلى قاضي تلمسان

(١) انظر: "فهرس الفهارس" ١/ ٢١-٢٨، و٢/ ١٠٨٠.

(١٢) اليواقيت الثمينة، في الأحاديث القاضية بظهور سكّة الحديد ووصولها إلى المدينة (طبع بـ"الجزائر")

(١٣) ختمة كتاب الأربعين النّووية

(١٤) شرح كتاب الأربعين (نامكمل)

(١٥) تعليقة على جامع الترمذي

(١٦) سلاسل البركات الموصولة بدلائل الخيرات

(١٧) تبليغ الأمانة في مضار الإسراف والتبرّج والكُهانة

(١٨) أجوِبة فقهيّة (تخرج في مجلّد)

(١٩) المعجم الأكبر (في مجلّدات)

(٢٠) المسلسلات الكُبرى (مجلّدة)

(٢١) أسانيد صحيح مسلم

(٢٢) أسانيد "حصر الشّارِد" (للشيخ عابد السِّندي)

(٢٣) تاريخ المكتبات الإسلاميَّة

(٢٤) نصيحة كتَبها للسلطان عبد الحفيظ

(٢٥) بوارق النّجوم في حديث أصحابي كالنّجوم

(٢٦) الدرر المرفوعة عن حكم اللآلي المصنوعة

(٢٧) الرحمة المرسَلة في شأن حديث البَسمَلة (طبع بـ"مصر")

(٢٨) كشف اللُّبس عن حديث وضع اليد على الرأس (طبع طنجة)

(٢٩) البيان المعرب عن معاني بعض ما ورد في أهل اليمن والمغرب

(٣٠) منح المنّة في سلسلة بعض كتب السنّة

وصال

حضرت شیخ سیّد عبد الحی کتّانی رحمۃ اللہ علیہ کی مثال اس چمکتے سورج کی مانند تھی، جس کی روشنی سے اپنے پرائے سب مستفید ہوتے ہیں اور بالآخر علم وحکمت کا یہ امام ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء میں داغِ مفارقت دے کر، اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملا۔ آپ کی تدفین باریز (فرانس)[1] میں مسلمانوں کے قبرستان میں ہوئی لیکن بوجوہ آپ کے مقامِ قبر سے آگاہی نہ ہو سکی، البتہ اب یہ سننے میں آیا ہے، کہ اُن کی قبر مبارک تلاش کرلی گئی ہے، اور وہاں کتبہ وغیرہ بھی لگا دیا گیا ہے۔ اللہ رب العالمین حضرت کے مزار پر اپنی کروڑہا کروڑ رحمتیں نازل فرمائے، اور انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے!۔

آمین بجاہ سیِّد المرسلین، وعلى آله وصحبه أجمعين.

وصلّى الله تعالى على سيِّدنا ومولانا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين، والحمد لله ربّ العالمين!.

(۱) "إتحاف المطالع" الجزء۲، صـ۵۷۸.

مآخذ ومراجع

القرآن الكريم، كلام باری تعالی

إتحاف المطالع بوفيات أعلام القرن الثالث عشر والرابع، ابن سودة (ت١٤٠٠ھ)، تحقيق: محمد حجي، بيروت: دار الغرب الإسلامي ١٤١٧ھ/ ١٩٩٧م.

الإجازات المتينة لعلماء بكّة والمدينة (في ضمن "الرسائل العربية من الفتاوى الرضوية") الإمام أحمد رضا خانْ (١٣٤٠ھ)، تحقيق: المفتي محمد أسلم رضا الميمني الباكستان، دار أهل السنّة ١٤٣٩ھ/ ٢٠١٨م، ط١.

الأجوبة النبعة عن الأسئلة الأربعة، مسند الدنيا الشيخ عبد الحي الكتّاني (١٣٨٢ھ)، من المخطوط.

الإفادات والإنشادات، مسند الدنيا الشيخ عبد الحي الكتّاني (١٣٨٢ھ) منشورات المجلس العلمي المحلّي للعرائش.

الأعلام، الزِّركلي (ت١٣٩٦ھ) بيروت، دار العلم للملايين ٢٠٠٢م.

المباحث الحِسان المرفوعة إلى قاضي تلمسان، مسند الدنيا الشيخ عبد الحي الكتّاني (١٣٨٢ھ).

اليواقيت الثمينة في الأحاديث القاضية، مسند الدنيا الشيخ عبد الحي الكتّاني (١٣٨٢ھ) بيروت: دار الكتب العلمية.

الإعلام بتصحيح كتاب الأعلام، محمد بن عبد الله الرشيد، الرياض: دار ابن حزم ١٤٢٢ھ/ ٢٠٠١م، ط١.

امام احمد رضا علمائے شام کی نظر میں، خلیل احمد رانا، اعلیٰ حضرت نیٹ ورک آرگنائزیشن۔

ترجمة إمام أهل السنّة إمام أحمد رضا خانْ، مسند الدنيا الشيخ عبد الحي الكتّاني (1382ھ) تحقيق: محمد عمر فاروق، دار الإمام يوسف النبهاني ١٤٤٠ ھ، ٢٠١٨م، ط١.

- جريدة المساء، ١٢ أغسطس ٢٠١٦م، مصر.
- درود وسلام کی چند عربی کتب، عبد الحق انصاری، بہاؤالدین زکریا لائبریری، چکوال ۱۴۳۵ھ / ۲۰۱۴ء، ط۱۔
- عکس اجازتِ عامّہ از شیخ عبد الرحمن الکتّانی دام ظلّہ العالی۔
- فهرس الفهارس، عبد الحي الكتّاني (ت١٣٨٢هـ)، تحقيق: إحسان عباس، بيروت: دار الغرب الإسلامي ١٩٨٢م، ط٢.
- فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (ت۱۴۲۹ھ) پاکستان: ضیاء القرآن ۲۰۰۴ء۔
- مقاماتِ خیر، ابوالحسن زید فاروقی مجدّدی، شاہ ابوالخیر اکیڈمی، دہلی، انڈیا ۱۴۰۹ھ / ۱۹۸۹ء، ط۲۔
- مِنْحُ المنّة في سلسلة بعض كتب السُنّة، عبد الحي الكتّاني (ت١٣٨٢هـ)، تحقيق: محمد زياد بن عمر التكلة، بيروت: دار الحديث الكتّانية ١٤٣١ هـ/ ٢٠١٠م، ط١.
- منطق الأواني بفيض تراجم عيون أعيان آل الكتّاني، الشيخ محمد حمزة الكتّاني.
- نظامِ حکومتِ نبویہ ترجمہ التراتیب الاِداریہ، الکتّانی (ت ۱۳۸۲ھ) تحقیق: مولانا علی محمد دندل شامی، مترجم: حافظ محمد ابراہیم فیضی، لاہور: فرید بک اسٹال ۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵ء، ط۱۔
- نور الحدائق في إجازة الشيخ محمد الصادق، مسند الدنيا الشيخ عبد الحي الكتّاني (١٣٨٢هـ) بيروت: دار الحديث الكتانية.
- نيل الأماني بفهرسة مسند العصر عبد الرحمن بن عبد الحي الكتّاني، تحقيق: محمد زياد بن عمر التكلة، بيروت: دار الحديث الكتانية ١٤٣١ هـ، ٢٠١٠م، ط١.
- https://al-maktaba.org/book/31616/14850

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

کی ایک دلکش کاوش

شانِ الوہیت و تقدیسِ رسالت کا امین

کوثر و تسنیم سے دھلے الفاظ، مشک و عنبر سے مہکا آہنگ

عشق و ادب کی حلاوتوں کا ماخذ

ترجمہ قرآن

کنز الایمان

از

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت امام احمد رضا علیہ الرحمہ

اب پشتو زبان میں دستیاب ہے